© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم رحمانی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن الكريم

رحمت و شفقت (قسط نمبر 4)

قولہ تعالیٰ: وما ارسلناک الا رحمة للعالمين: (الانبیاء 107)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قارئین کرام: گزشتہ کالم میں مذکورہ عنوان کے تحت اختصار سے تذکرہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ دیگر طبقات کی طرح بچیوں کیئے لئے بھی بہت زیادہ شفیق ورحیم تھے۔ آج کی تحریر میں عورتوں کے لئے سرور کائنات علیہ التحیۃ والسلام کی خصوصی رحمت وشفقت کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔ اسلام سے قبل دور جاہلیت میں عورت کو انتہائی حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ مردوں کے ظلم وستم اور جبر واستبداد کا تختہ مشق بنی ہوئی تھی حتیٰ کہ اس کو وراثت سے بھی محروم کر دیا جاتا تھا۔ سرور کائنات مجسم رحمت وشفقت ﷺ نے عورتوں کو تمام حقوق عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے عورت کو واجب الاحترام قرار دیا۔ ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے عزت وتکریم عطا فرمائی اور ان کے حقوق کا بھی تعین فرمایا۔ مندرجہ ذیل احادیث رسول ﷺ سے اندازہ لگایئے کہ عورت پر رحمت کائنات نے کس قدر شفقت فرمائی۔ حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکمل المومنين ايمانا احسنهم خلقا وخيار كم خيار كم لنسائهم (جامع ترمذی باب ماجاء في حق المرأة على زوجها) ترجمہ: سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر کم خیر کم لاهله و انا خیر کم لاهلی: (مشکوۃ المصابیح۔ کتاب النکاح۔ باب عشرۃ النساء) ترجمہ: تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کا اپنی بیوی سے سلوک اچھا ہے اور میں اپنے اھل وعیال کے ساتھ حسن سلوک کے معاملے میں تم سب سے اچھا ہوں۔ چونکہ اکثر خواتین قدرتی اور طبعی طور پر حساس، نرم دل اور جلد باز پیدا کی گئی ہیں اسلیئے نبی مکرم ﷺ نے انکی اس بے حوصلگی پر مردوں کو صبر کرنے اور ان سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کرو۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں سب سے ٹیڑھی چیز اسکا اوپر والا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور اگر اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی پس تم عورتوں کے معاملے میں میری وصیت قبول کرو۔ (متفق علیہ: مشکوۃ المصابیح۔ باب عشرۃ النساء) رحمت دو عالم ﷺ کی مذکورہ وصیت پر عمل کرنے میں خوشگوار گھریلو زندگی کا راز مضمر ہے۔ جو مرد حضرات اسکے برعکس عورت کے ساتھ وحشیانہ اور بے رحمانہ اور تشدد دانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اسطرح وہ اسے سیدھا کرلیں گے وہ خام خیالی میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان کا گھر جہنم کدہ بنا رہتا ہے یا پھر طلاق کی وجہ سے اجڑ جاتا ہے اور اگر بچے بھی ہوں تو انکی زندگیاں الگ برباد ہو جاتی ہیں۔ اسلیئے مرد حضرات کو رحیمانہ شفیقانہ سلوک کرتے ہوئے اپنے گھر کو امن وسکون کا گہوارہ بنانا چاہیئے۔ اور ہمیشہ نبی محترم ﷺ کا ارشاد یاد رکھنا چاہیے جو آپ نے حجۃ الوداع میں عظیم الشان مجمع میں فرمایا تھا: '' اتقوا الله في النساء '' کہ عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمام اھل اسلام کو مذکورہ بالا احادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ترجمة الحديث

شرم و حیاء کی اھمیت و فضیلت (قسط نمبر ۳)

حدیث: عن جابر بن عبد اللهؓ قال لمّا بنيت الكعبة ذهب النبى ﷺ و عباس رضى الله عنه ينقلان الحجارة فقال العباس للنبى ﷺ اجعل ازارك على رقبتك فخر الى الارض فطمحت عيناه الى السماء فقال ارنى ازارى فشده عليه: (صحیح بخاری۔ کتاب الحج۔ باب فضل مکۃ وبنیانہا)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب (جاہلیت کے زمانے میں) کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو آنحضرت ﷺ اور حضرت عباسؓ (آپکے چچا محترم) پتھر منتقل کرنے لگے تو حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپ اپنی چادر اتار کر کندھے پر ڈال لیجئے (آپ نے ایسا ہی کیا) برھنہ ہوتے ہی آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا میری چادر، میری چادر۔ پھر آپ نے مضبوطی سے چادر باندھ لی۔ قارئین کرام: مذکورہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی شرم وحیا کا تذکرہ ہے کہ آپ نبوت سے پہلے بھی برہنگی اور عریانی کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور جونہی آپ کا جسم مبارک برہنہ ہوا تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں۔ اور ہوش میں آتے ہی اپنے جسم مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبوت کے بعد آپ کا یہ حال تھا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ: كان رسول الله ﷺ اشد حياء من العزراء في خدرها (متفق علیہ / ریاض الصالحین۔ کتاب الادب) کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ برھنگی اور عریانی شرم وحیاء کے خلاف اور منافی ہے۔ اسلیئے سرور کائنات ﷺ نے اس سے منع فرمایا: جیسا کہ ارشاد گرامی ہے '' ايا كم و التعرى فان معكم من لا يفارقكم الا عند الغائط و حين يفض الرجل الى اهله فاستحيوهم و اكرموهم: (جامع ترمذی باب ماجاء فی الاستتار عند الحماع) ترجمہ: عریانیت سے بچو کیونکہ تمھارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے مگر قضائے حاجت کے وقت یا اپنی بیویوں سے مخصوص تعلقات کے وقت، تم ان (فرشتوں) سے حیاء کرو اور ان کی تکریم کرو۔ معلوم ہوا کہ شرم وحیاء کا تقاضا ہے کہ انسان ہر قسم کی برائی اور بے حیائی نیز فواحش ومنکرات سے اپنے آپ کو بچائے لیکن یہ بات یاد رہے کہ حق بات کہنے اور شرعی مسائل کے پوچھنے اور علم کے حصول اور اساتذہ سے طلباء کو مسائل سمجھنے میں ہرگز حیاء اور شرم مانع نہیں ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ انصار صحابیات کی تعریف کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ ''نعم النساء نساء الانصار لم يكن يمنعهن الحياء ان يتفقهن في الدين. (بخاری، کتاب العلم) ترجمہ: کہ انصار کی عورتیں کسقدر اچھی ہیں کہ دین کے مسائل میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں انکو حیاء مانع نہیں ہوتی۔ حضرت امام بخاریؒ نے حضرت مجاھدؒ کا قول بیان فرمایا ہے '' لا يتعلم العلم مستحى ولا مستكبر ' (بخاری کتاب العلم) کہ جو شخص شرم وحیاء کرے اور جو غرور اور تکبر میں مبتلا ہو (استاذ کو کوئی اہمیت نہ دیتا ہو) وہ علم حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ تمام اھل اسلام کو شرم وحیاء کے زیور سے مزین فرمادے۔ آمین

© rasailojaraid.com